112102 ـ فوت شده روزوں كى قضاء كا طريقہ

سوال

اگر كسى شخص كے روزے رہ جائيں تو وہ ان كى قضاء كيسے كرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر اس نے رمضان المبارك ميں كسى عذر يعنى سفر يا بيمارى يا عورت نے حيض اور نفاس كى وجہ سے روزے چھوڑے تو وہ ايام كى قضاء ميں اتنے ہى روزے ركھےگا جتنے اس نے چھوڑے تھے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تو جو كوئى بھى تم ميں سے بيمار ہو يا مسافر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے البقرة (184).

اور صحيح ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے حديث مروى ہے كہ جب ان سے حائضہ عورت كے متعلق دريافت كيا گيا كہ وہ روزوں كى قضاء تو كرتى ہے ليكن نماز كى قضاء كيوں نہيں كرتى ؟ تو عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا نے فرمايا:

" ہميں بھى يہ آتا تو ہميں روزوں كى قضاء كا حكم ديا جاتا تھا، ليكن ہميں نماز كى قضاء كا حكم نہيں ديا جاتا تھا "

صحيح بخارى حديث نمبر (321) صحيح مسلم حديث نمبر (335).

رمضان كے روزوں كى قضاء كا وقت دوسرا رمضان شروع ہونے تك ہے يعنى رمضان شروع ہونے سے قبل پہلے رمضان كے روزے ركھنا ہونگے، چاہے ايك ايك كر كے ركھے يا اكٹھے ركھ لے.

ليكن بغير كسى عذر كے دوسرے رمضان سے تاخير كرنى جائز نہيں ہوگى.

اور اگر وہ بغير كسى عذر كے عمدا اور جان بوجھ كر روزے ترك كرے تو اس كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

اگر تو اس نے رات کو ہی روزہ توڑنے اور نہ رکھنے کی نیت کر لی تو اس سے روزہ کی قضاء میں روزہ رکھنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ روزہ کا وقت مقرر ہے، اس لیے جس نے بھی جان بوجھ کر ترک کر دیا اس کے لیے وقت نکلنے کے بعد وہ روزہ صحیح نہیں ہوگا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

دوسری حالت:

اس نے رات روزہ رکھنے کی نیت تو کی اور روزہ رکھ بھی لیا لیکن پھر دن کے وقت بغیر کسی عذر کے روزہ توڑ دیا، تو اس شخص پر اس دن کے روزے کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ اس نے روزہ شروع کر لیا تھا اور اسے نذر کی طرح بنا لیا اس لیے اس کی قضاء واجب ہوگی.

اسی لیے دن کے وقت روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کو اس دن کے روزے کی قضاء میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس دن کے بدلے ایك روزہ رکھو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1671) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

پھر یہ کہ اگر اس نے بغیر کسی عذر کے جماع کے ساتھ روزہ توڑا تو اس پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا؛ اس کا کفارہ اور احکام معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (49614) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور جس نے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑہ اسے اللہ کے ہاں توبہ و استغفار اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرنا ہوگا اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اور اس کے ساتھ ساتھ کثرت سے اعمال صالحہ کرے یعنی نفلی روزے وغیرہ دوسری عبادات بجا لائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا میں ایسے شخص کو بہت زیادہ بخش دینے والا ہوں جو توبہ کرتا اور ایمان لانے کے ساتھ ساتھ نیك و صالح اعمال کرتا اور ہدایت اختیار کرتا ہے طہ (82).

واللہ اعلم .